127280 - بیوی سے کہا: ہمارے مابین جو تھا وہ ختم جاؤ اپنے میکی چلی جاؤ لیکن اس میں نیتك اعلم نہیں

سوال

میں جوان شخص ہوں اور چار ماہ قبل شادی ہوئی ہے ایك دن اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا تو میں نے کہا: ہمارے درمیان ختم جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ یہ منگل کا دن تھا اس وقت تو میں نے اس سے صلح کر لی اور دو ماہ بعد پھر جھگڑا ہوا تو میں نے اسے کہا: تمہیں طلاق پھر میں نے صلح کر لی، اور کل پھر میں نے اسے کہا کہ: تمہیں طلاق اور پھر صلح کر لی.
تینوں حالتوں میں وہ طہر کی حالت میں تھی اور میں نے اس سے جماع بھی کیا تھا، لیکن مجھے اس وقت یہ علم نہ تھا کہ صرف طلاق کے الفاظ نکالنے سے ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور یہ طلاق شمار بھی ہو گی، بلکہ میرا خیال تھا کہ طلاق تو عدت پوری ہونے پر یا پھر عدالت میں طلاق واقع ہوتی ہے اور اس وقت یہ طلاق شمار ہوگی.
پہلی حالت کے بارہ میں گزارش ہے کہ اس میں مجھے کوئی نیت یاد نہیں کہ میری اس سے کیا نیت مراد تھی، اس لیے میں نے تین علماء سے تینوں حالات کے بارہ میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ دوسری اور تیسری بار تو طلاق واقع ہو گی لیکن پہلی حالت کے متعلق نیت یاد نہ ہونے کی وجہ سے فتوی نہیں دیا.
میں نے پڑھا ہے کہ طلاق بدعی میں اختلاف ہے اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی، اور اسے بہت صحیح نہیں کہتے تھے، میں حق معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ حق کیا ہے اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، برائے مہربانی مجھے بتائیں حق کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے خاوند کا آپ کو کہنا: ہمارے درمیان جو تھا وہ ختم جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ " یہ طلاق کنایہ ہے، اور یہ طلاق نیت کے بغیر واقع نہیں ہوتی، اگر آپ نیت سے جاہل ہوں یا پھر نیت بھول گئے ہوں تو اصل میں یہ طلاق واقع نہیں ہوئی.

دوم:

دوسری اور تیسری بار آپ کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کے متعلق وہی ہے جو آپ کو فتوی دینے والوں نے فتوی دیا ہے.

سوم:

طلاق کے الفاظ استعمال کرنے میں تساہل اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، ویسے ہی طلاق کے الفاظ مت کریں کیونکہ اس کے نتیجہ میں خطرنام انجام سےدوچار ہونا پڑتا ہے، جس کا خاوند اور اس کے اہل و عیال اور اولاد کو نقصان ہو سکتا ہے.

آپ کے سوال سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اس عظیم معاملہ سے کھیلتے اور استہزاء کرتے رہے ہیں، حتی کہ ایك دن طلاق دے کر رجوع کرتے اور پھر دوسرے دن طلاق دیتے ہیں، اور یہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا کہلاتا ہے، جو شخص ایسا کرتا ہے اس پر طلاق شمار کرنی چاہیے جیسا کہ جب لوگ تین طلاق میں تساہل اختیار کرنے لگے تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کیا تھا.

واللہ اعلم .